فن اور فنکار، آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی نظر میں

مؤلف: ابوذر زارع درخشان
مترجم: ڈاکٹر خان محمد صادق جونپوری

خلاصہ

اسلامی ممالک میں مختلف مقامی، مذہبی اور تاریخی نظریات کی بنیاد پر فروغ پانے والے فن کو اسلامی فن کہا جاتا ہے اور اسلامی ثقافت و تہذیب، اسلامی فن کے مختلف شعبوں کا بنیادی عنصر ہے۔
اسلامی دنیا کے مختلف حصوں میں اسلامی فنون کی تاریخ بہت پرانی ہے اور اس میں بہت سے اتار چڑھاؤ بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسلامی فن ایک تجریدی فن ہے جو کثرت سے وحدت کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے، جو کہ توحید کا اصل مفہوم ہے۔
اسلامی فن، عرفان اور حکمت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں، بلکہ ان کی اصل حقیقت ایک ہے۔ فنکار ایک عارف اور حکیم بھی ہو سکتا ہے، لہٰذا وہ ان حقائق کو دنیاوالوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے جنھیں اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چنانچہ فنکار مختلف صورتوں میں ان حقائق کو منظر عام پر لاتا ہے کبھی الفاظ اور شاعری کی زبان میں اور کبھی مٹی اور گارے کی زبان میں فن تعمیر کی صورت میں۔
مختلف بشری مکاتب اور تحریف شدہ مذاہب کے پیروکار مذہب کے دائرہ کار کو انسان کے ذاتی مسائل تک محدود کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن دین اسلام اس کے برخلاف انفرادی، مذہبی اور سماجی فرائض کے تعین کے ساتھ ساتھ، انسان کے ذریعہ آرٹ اور فنی شہ پاروں کی تخلیق کے حوالے سے بھی مثبت نظریات کا حامل ہے بشرطیکہ یہ فن انحراف اور فساد کا ذریعہ نہ بنے بلکہ اصلاح کا ذریعہ ہو۔

قرآن مجید اور سنت دونوں ہی میں فن اور جمالیات پر گفتگو ہوئی ہے اور علمائے اسلام نے بھی اپنے اپنے زمانے کے حالات کے مطابق اس موضوع پر تحقیق کی ہے اور وہ خود بھی کسی نہ کسی فن میں ماہر تھے۔

کسی بھی پیغام کو آفاقی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے آرٹ کی مختلف صورتوں میں محفوظ کرلیا جائے اور اسلامی تعلیمات کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے فن کا استعمال ناگزیر ہے۔ ایران کا اسلامی انقلاب تمام انفرادی اور اجتماعی میدانوں میں جامعیت کا دعویٰ کرتا ہے لہٰذا اسے اپنے خیالات و تصورات کے اظہار کے لئے فن کی بے حد ضرورت ہے اور انقلاب کے بلند افکار کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے اور دوسرے جغرافیائی علاقوں میں برآمد کرنے کے لئے آرٹ ہی بہترین ذریعہ ہے کیونکہ آرٹ کی زبان تمام انسانوں کی مشترکہ زبان ہے۔

اس نکتے کو مد نظر رکھتے ہوئے اور ایرانی فن و ادب کے میدان میں آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے صاحب نظر ہونے کے پیش نظر اس بات کی ضرورت تھی کہ آپ کے آثار و نظریات میں آرٹ کے مقام و منزلت کو تلاش کیا جائے اور قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

کلیدی الفاظ: آیت اللہ خامنہ ای، اسلامی فن، سپریم لیڈر، تہذیب و ثقافت، قرآن مجید

تعارف

فن انسانی روح کے اعلیٰ ترین مظاہر میں سے ایک ہے اور مجموعی طور پر فن کو علم وادراک کا ایک راستہ اور طریقہ سمجھا جانا چاہیے، جو الٰہی اور انسانی مقاصد سے منسلک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آرٹ کے ذریعہ ہم تکامل وارتقاء کے راستے کو بہترین انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کرسکتے ہیں[۱]۔

اسلامی انقلاب جو کہ قرآنی تعلیمات اور پیغمبر اکرمؐ کی سنت کی بنیاد پر تمام انفرادی اور اجتماعی میدانوں میں جامعیت کے دعوے اور دین و سیاست کے اتحاد کے نعرے کے ساتھ برپا ہوا ہے، اسے اپنے نظریات وافکار کو برآمد کرنے کے لئے فن کی اشد ضرورت ہے۔

۱- نبوی سید عباس، بایستگیہای ہنر دینی، ص ۲۲۹

فن اسلامی انقلاب کے اعلیٰ افکار و نظریات کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے نیز دیگر ممالک میں برآمد کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے کیونکہ فن ،لسانی اختلافات سے قطع نظر تمام انسانوں کی مشترکہ زبان ہے۔

اس نکتہ کو بھی مد نظر رکھنا چاہئے کہ کسی بھی انقلاب کے رونما ہونے اور اس کے فروغ میں اس کے قائدین کے افکار و نظریات کا ناقابل انکار اثر ہوتا ہے اور ایران کے اسلامی انقلاب میں اس کے علاوہ ایک اور اہم عنصر بھی شامل ہے جس کا نام ولایت فقیہ ہے۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای ایران کے سپریم لیڈر اور ولی فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ فن اور ادب کے میدان میں بھی صاحب نظر ہیں لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اس موضوع پر ایک تحقیق پیش کی جائے تا کہ معلوم ہو سکے کہ آپ کے نقطہ نظر سے فن کی کیا اہمیت ہے اور اسلامی آئیڈیولوجی کے فروغ میں کس طرح سے اسے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔

فن کی تعریف

فن کے موضوع پر تحقیق کرنے والے اکثر صاحب نظر محققین اس بات پر متفق ہیں کہ فن میں تخلیقی خاصیت پائی جاتی ہے۔آیت اللہ سید علی خامنہ ای اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

> "فن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تخلیق کا جوہر پایا جاتا ہے یعنی خلقت اس کی ذات کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فن ایک قیمتی جوہر ہے اور فنکار کی حقیقی قدر ہوتی ہے[۱]۔"

❖

> "مذہبی فن سے وہ فن مراد ہے جو ان معارف کو فروغ دے سکے اور انہیں ہمیشہ کے لئے ذہنوں میں زندہ کر سکے جن کے فروغ کے لئے تمام ادیان بالخصوص دین اسلام نے کوشش کی ہے اور اس راہ میں کتنی پاکیزہ جانوں کی قربانی دی گئی ہے[۲]۔"

۱- سپریم لیڈر کی تقریر (۷ اردیبہشت ۱۳۷۳)
۲- سپریم لیڈر کی تقریر (امرداد ۱۳۸۰)

"فن یہ ہے کہ انسان اپنی بات کو بڑے فصیح اور موثر انداز میں بیان کرے اور مخاطب میں حالت امتناع پیدا نہ ہو"[۱]۔

❖

"بے شک فنکارانہ ذرائع، تبلیغ اور ارسال مطلب کا سب سے فصیح اور موٴثر ذریعہ ہیں"[۲]۔

❖

"ہر فنکار اپنے آپ میں ایک دنیا ہے اور یہ اس کا فنکارانہ حسن ہے جو اس میں ہے"[۳]۔

❖

"آرٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تخلیقی صلاحیت پائی جاتی ہے اور یہی تخلیق اس کا جوہر ہے۔ فن تخلیقی ہے۔ اگر آپ دقت نظر سے آرٹ کا جائزہ لیں گے تو اندازہ ہوگا کہ آرٹ تخلیق میں مصروف ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ان عام عناصر سے آپ ایسے شہ پارے بناتے ہیں جو ان عناصر کا تسلسل نہیں ہیں بلکہ نئے مظاہر سامنے آتے ہیں۔ یہ آرٹ کی تخلیقی صلاحیت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آرٹ ایک قیمتی جوہر اور فنکار حقیقی اہمیت کے حامل ہیں"[۴]۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے اپنے بہت سے بیانات میں فنی مضامین کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں مذہبی اور غیر مذہبی فن، اسلامی اور غیر اسلامی فن اور انقلابی اور غیر انقلابی فن میں تقسیم کیا ہے اور ہمیشہ

۱۔ براڈکاسٹنگ آرگنائزیشن کے عہدیداروں سے ملاقات میں سپریم لیڈر کے بیانات (۲۰۰۳/۹/۱۱)

۲۔تبلیغات اسلامی آرگنائزیشن کی سالگرہ کے موقع پر آیت اللہ خامنہ ای کے بیانات (۱۳۶۶/۴/۱)

۳۔ ثقافت اور فن کے لوگوں کے ساتھ ایک گروپ میٹنگ میں سپریم لیڈر کے بیانات (۱۳۸۰/۵/۱)

۴۔ سپریم لیڈر کے بیانات (۱۳۷۳/۷/۱۲)

انقلابی اور دینی فن کے فروغ و توسیع پر تاکید کی ہے اور اس کے خصوصیات کو بیان فرمایا ہے۔

ثقافت و فن سے متعلق لوگوں کے ایک گروپ کے ساتھ ملاقات میں، آپ نے فن کی اہمیت کے بارے میں فرمایا:

"آرٹ خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے"۔[۱]

❖

"مذہبی آرٹ میں یہ صلاحیت پائی جاتی ہے کہ وہ ان معارف کو لوگوں کے ذہنوں میں لافانی بنا سکتا ہے جو دیگر ادیان بالخصوص دین اسلام نے لوگوں میں پھیلانے کی کوشش کی ہے، اور اس راہ میں بہت سی جانیں قربان ہوئی ہیں"۔[۲]

❖

"مذہبی فن ایک ایسا فن ہے جو دین اسلام کے نظریات کو لوگوں کی نگاہوں کے سامنے مجسم کر سکتا ہے۔ ایسے نظریات جو انسان کی سر بلندی، تقویٰ اور پرہیزگاری اور انسانی معاشرے میں عدالت کو یقینی بناتے ہیں"۔[۳]

❖

"سب سے اہم بات یہ ہے کہ مذہبی فن کو تشدد، ہوا و ہوس، فحاشی اور انسانی شناخت کی تبدیلی کا ذریعہ نہیں بننا چاہئے"۔[۴]

❖

"مذہبی آرٹ عدالت کو اخلاقی اقدار کے طور پر پیش کرتا ہے اگرچہ آپ کہیں بھی دین کا نام نہیں لیتے یا عدل سے متعلق کسی آیت یا حدیث کا تذکرہ نہیں کرتے ہیں"۔[۵]

۱۔ فن اور ثقافت سے متعلق لوگوں کے ایک گروپ کے ساتھ ملاقات میں سپریم لیڈر کے بیانات (۱۳۸۰/۵/۱)

۲۔ ایضاً

۳۔ فن اور ثقافت سے متعلق لوگوں سے ملاقات میں سپریم لیڈر کے بیانات (۱۳۸۰/۵/۱۰)

۴۔ ایضاً

۵۔ ایضاً

بہ طور خلاصہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی اقدار کی پابندی، معارف الٰہی کی نشر و اشاعت اور دوسری جانب گمراہ کن مواد کی عدم اشاعت دینی فن کے اہم عناصر اور لوازمات میں سے ہیں۔

فن کی ابتدا

فن کی ابتدا کے تناظر میں، عام طور پر دو قسم کے نظریات پائے جاتے ہیں: مادیت پسندانہ نظریات اور معنوی نظریات۔مادیت پسند نظریات، آرٹ کی معنوی اور ماورائی اصل سے قطع نظر کرتے ہوئے اسے یا تو جبلت یا معاشی اور ثقافتی تعلقات وغیرہ سے منسوب کرتے ہیں لیکن معنوی نظریات، آرٹ کی معنوی ابتدااور خاص طور پر الٰہی فطرت پر زور دیتے ہیں۔آیت اللہ خامنہ ای فن کو ایک الٰہی تحفہ بتاتے ہوئے اس سلسلہ میں مادی نظریات کو رد کرتے ہیں:

> "آرٹ ایک بیش بہا اثاثہ ہے جس کی قیمت صرف اس لئے نہیں کہ یہ دلوں اور آنکھوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے بلکہ در حقیقت آرٹ الٰہی تحفہ ہے[1]۔"

آپ نے اس بات پر تاکید کی ہے کہ فنکار کبھی بھی الگ تھلگ نہیں ہوتا[2] اور فروید جیسے ماہرین نفسیات کے نظریہ کو بھی رد کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ فنکار ہمیشہ سماج سے الگ تھلگ رہتا ہے اور چونکہ وہ مسلسل خارجی ماحول سے ٹکراؤ میں رہتا ہے، اس لئے وہ اپنی اندرونی دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور خیالات میں کھو جاتا ہے۔

فن کا مقصد

فن کے تعلق سے ایک اہم بحث فن برائے فن کا نظریہ ہے۔اس نظریہ کے مطابق فن مفید ہے کیونکہ یہ فن ہے، اور اس کے لئے کوئی قانون یا ماڈل استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔اس نظریہ کو رد کرتے ہوئے رہبر انقلاب فرماتے ہیں:

۱- فن و ثقافت سے متعلق لوگوں سے ملاقات میں سپریم لیڈر کے بیانات (۱۳۸۰/۵/۱۰)

۲- سپریم لیڈر کی تقریر (۱۳۸۲/۳/۵)

"انقلاب سے پہلے کہا جاتا تھا کہ فن برائے فن، یعنی جب وہ ہمارے پاس آئے تو انہوں نے فن برائے فن کا نعرہ لگایا لیکن انہوں نے خود ہالی ووڈ کی فلموں اور دیگر تمام فلموں کو امریکہ کے استعماری مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے استعمال کیا یعنی اس معاملے میں فن مکمل طور پر آپ کے اہداف، افکار اور نظریات کی خدمت میں ہے، یہودیوں کی مظلومیت کو ظاہر کرنے اور اس جعلی اور عارضی ریاست کو برقرار رکھنے کے لئے (اسرائیل یقینی طور پر ایک عارضی ریاست ہے) انھوں نے ہزاروں فلمیں بنائیں۔ ٹھیک ہے، اگر فن برائے فن کا نعرہ صحیح ہے، تو انھوں نے ایسا کیوں کیا؟! ۔[۱]"

فن کا دائرہ کار

اگر ہم فن کے دائرہ کار پر گفتگو کریں گے تو مذہب سے اس کے تعلق پر بھی روشنی ڈالنی پڑے گی۔ اسلامی متون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب نہ صرف فن کو محدود نہیں کرتا، بلکہ اس کی گہرائی اور پائیداری میں اضافہ کرتا ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے بھی دفاع مقدس کے فنکاروں کے اجتماع میں فن کے حقیقی دائرے پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

"انقلاب کے بعد رونما ہونے والے فنون میں دو اہم خصوصیات نظر آتے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اب فن، حقیقت کی عکاسی کرتا ہے اور دوسرا یہ کہ اس کے دائرہ کار میں وسعت پیدا ہو گئی ہے۔[۲]"

دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج کے دور میں فن کی ایک اہم ذمہ داری حقیقت کا فروغ اور اس کی توسیع ہے۔

۱- سپریم لیڈر کی تقریر (۵ خرداد ۱۳۸۲) ۲- سپریم لیڈر کی تقریر (۲۰ فروردین ۱۳۷۹)

فن اور اخلاقیات

فن سے متعلق مطالعات میں ایک اہم موضوع فن اور اخلاقیات کے درمیان تعلق ہے۔ سپریم لیڈر، رومین رولانڈ کے اس نظریہ کو رد کرتے ہیں جس میں اس نے کہا ہے کہ فنی شہ پارے میں کم سے کم دس فی صدی اخلاقیات شامل ہونا ضروری ہے:

> "میں کہتا ہوں کہ سو فی صد فن اور سو فی صد اخلاقیات۔ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے، کسی بھی فنی شہ پارے کو سو فی صدی فنکارانہ تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے پیش کیا جانا چاہئے، اور اس کو سو فی صدی بہترین مضامین میں پرونا چاہئے[۱]۔"

فن اور مذہب

بہت سے معاملات میں، مذہب نے اپنے مفاہیم و نظریات کو پیش کرنے کے لئے فنکارانہ موضوعات اور طریقوں کا استعمال کیا ہے۔ قرآن مجید بذات خود اللہ تعالیٰ کے فن کا بہترین نمونہ ہے۔ درحقیقت فن اپنی خاص زبان کی وجہ سے خفیہ امور کو دکھا سکتا ہے اور سپریم لیڈر کے قول کے مطابق فن کے ہر شعبہ کی ایک زبان ہوتی ہے جس کے فقدان سے معرفت کا ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے:

> "میں نے بذات خود (اگر اسے مبالغہ آرائی پر حمل نہ کیا جائے) ہزار بار یا اس سے بھی زیادہ حضرت مریم کا قصہ پڑھا ہے یا اس کی تفسیر بیان کی ہے اور شرح کی ہے لیکن جب میں آپ کے فن کی زبان سے وہی قصہ سنتا ہوں تو اچانک مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں نے اب تک اس بارے میں جو بھی پڑھا تھا وہ کتنا محدود تھا۔ یہ ہے فن اور فنکار کے دیکھنے کا انداز اور یہی فن کی خاصیت ہے۔[۲]"

۱۔ سپریم لیڈر کی تقریر (۱ مرداد ۱۳۸۰)

۲۔ سپریم لیڈر کی تقریر (۲۰ فروردین ۱۳۷۹)

دوسری جگہ پر آپ فرماتے ہیں:

"ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ امام معصومؑ کسی شاعر کی اس طرح تعریف و تمجید کرتے ہیں کہ انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے جب کہ وہ شاعر یقیناً معنوی، دینی اور علمی لحاظ سے آپ کے کسی صحابی کے مقابلہ میں ایک فی صد بھی معرفت کا حامل نہیں ہے اس کے باوجود امامؑ اس کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں لیکن کیوں؟ کیونکہ شاعر کے ہاتھ میں جو اوزار ہے اور جس سے وہ امامؑ کے فضائل کو بیان کرتا ہے وہ منفرد ہے۔ دوسروں کے پاس یہ اوزار نہیں ہے، اگرچہ وہ لوگ بھی بڑے نیک ہیں لیکن یہ کام ان سے ممکن نہیں ہے۔[۱]"

فن اور ثقافت

بنیادی طور پر، ایک طرف، فن ثقافتی اقدار سے متاثر ہوتے ہوئے اور کسی بھی ثقافت کی مشترکہ علامتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے زندگی پاتا ہے اور دوسری طرف، یہی فن کسی بھی ثقافت کی حیات اور پائیداری کا بنیادی عنصر ہے۔

"جب ہم ثقافت کے بارے میں بات کرتے ہیں تو بنیادی طور پر شاعری، افسانہ نگاری اور فن کے دوسرے شعبے نیز تصنیف وغیرہ کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو لوگوں کی ذہنیت اور اعمال پر اثر انداز ہوتی ہیں[۲]۔"

۱- سپریم لیڈر کی تقریر (۳ بہمن ۱۳۷۳)

۲- سپریم لیڈر کی تقریر (۲۸ شہریور ۱۳۷۵)

منابع و مآخذ

- بشیر، حسن، تحلیل گفتمان دریچه ای برای کشف ناگفته ها، دانشگاه امام، تهران، ۱۳۸۵ش
- خامنه ای، سید علی، زلال نور، نشر معارف، قم، ۱۳۸۳ش
- رایف، دانیل، تحلیل پیام های رسانه ای، ترجمه: مهدخت بروجردی علوی، سروش، تهران، ۱۳۸۱ش
- رفیع پور، فرامرز، تکنیکهای خاص تحقیق در علوم اجتماعی، شرکت سهامی انتشار، تهران، ۱۳۸۴ش
- کریپندورف، کلوس، تحلیل محتوا، ترجمه: هوشنگ نایبی، روش، تهران، ۱۳۷۸ش
- ویمر، راجر دی، تحقیق در رسانه های جمعی، ترجمه: کاووس سیدامامی، سروش، تهران، ۱۳۸۵ش
- نبوی سید عباس، بایستگیهای هنر دینی در: نبوی سید عباس، مجموعه مقالات چیستی هنر، نهاد نمایندگی مقام معظم رهبری در دانشگاه ها، تهران، ۱۳۷۸ش